34640 - ہدیہ قبول کرنے اوراس کا بدلہ دینے میں کوئی حرج نہیں

سوال

میرے ایک رشتہ دارنے میری شادی میں تعاون کے لیے بہت زیادہ رقم بھیجی کیامجھے یہ رقم قبول کرلینی چاہیے یاکہ میرے لیے بچنا بہتر اورجوکچھ میرے پاس ہے اسی پراکتفا کرنا چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے بیان کیا ہے کہ : رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول کرتے اوراس کا بدلہ دیا کرتے تھے. صحیح بخاری حدیث نمبر (2585)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فتح الباری میں کہتے ہیں :

یثیب علیھا : کا معنی ہے کہ ہدیہ لینے والے کواس کا بدلہ دیا کرتے تھے اورکم ازکم ہدیہ کی قیمت کے برابر ہو.

اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ یہ تھا کہ آپ ہدیہ قبول فرماکراس کا بدلہ بھی دیا کرتے تھے .

اورپھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نیکی کرنے والے کواس نیکی کا بدلہ دینے کا حکم بھی دیتے ہوئے فرمایا :

جوکوئی بھی تمہارے ساتھ اچھائی کرے تم اسے اس کا بدلہ دو، اوراگر بدلے میں اسے دینے کے لیے تمہارے پاس کچھ نہ ہوتواس کے لیے اتنی دعاء کروحتی کہ تم یہ سمجھوکہ اس کا بدلہ چکا دیا ہے. سنن ابوداود (1672) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابوداود میں اسے صحیح کہا ہے .

(جوکوئی تمہارے ساتھ نیکی کرے) یعنی جوکوئی بھی تمہارے ساتھ قولی یا فعلی نیکی اوراحسان کرے .

(تواسے بدلہ دو) یعنی تم بھی اسی طرح اس کے ساتھ نیکی اوراحسان کرو.

(اگرتمہیں اس کا بدلہ دینے کے لیے کچھ نہ ملے) یعنی مال نہ ہو.

(اس کے لیے اتنی دعا کروکہ تم یہ سمجھو) تا پرضمہ کے ساتھ ہوتو معنی سمجھو ہوگا اورفتحہ ہوتو معنی معلوم کرنا ہوگا.

(کہ تم نے اس کا بدلہ دے دیا ہے) یعنی دعاء باربار کروحتی کہ تمہیں یہ گمان ہونے لگے کہ اس کا حق ادا ہوچکا ہے .

اوردعا میں جزاک اللہ خیرا کہنا چاہیے :

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی نے اسامہ بن زید رضی اللہ تعالی عنھما سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

جس کے ساتھ بھی نیکی کی جائے تووہ اس نیکی کرنے والے کوجزاک اللہ خیر کہے تواس نے شکر کرنے میں مبالغہ کیا. سنن ترمذی حدیث نمبر (2035) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذی میں صحیح کہا ہے.

(تعریف کرنے میں مبالغہ کیا) یعنی اس نے شکریہ ادا کرنے میں مبالغہ کیا، وہ اس طرح کہ اس نے اپنی کمی کا اعتراف کیا اور جو کوئی بدلہ دینے اور اس کا شکر ادا کرنے سے عاجز ہو تو اس کی جزا اور بدلہ کو اللہ کے سپرد کر دیا تا کہ اللہ تعالی اسے پورا پورا بدلہ دے بعض کا کہنا ہے کہ : جب تم ہاتھ سے بدلہ نہ دے سکو تو اس کے شکریہ اور اس کے لیے زبان سے دعاء زیادہ کیا کرو. اھ

دیکھیں تحفۃ الاحوذي.

مستقل فتوي کمیٹی سے اسی طرح کا سوال کیا گیا تو اس کا جواب تھا :

(بطور ہدیہ دي گئی رقم) بغیر کسی لالچ و طمع کے اسے قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں ، اور جب بھی اس کے لیے میسر ہو اسے مناسب بدلہ دینا چاہیے یا پھر اس کے لیے دعاء ہی کر دیا کرے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

جو کوئی بھی تمہارے ساتھ اچھائی کرے اسے اس کا بدلہ دو اگر تمہارے پاس بدلہ دینے کے لیے کچھ نہیں تو اس کے لیے اتنی دیر تک دعاء کرتے رہو کہ تم یہ سمجھو اس کا بدلہ ادا ہو چکا ہے .
ابوداود اور سنن نسائی اھ

دیکھیں فتاوي اللجنۃ الدائمۃ (171/16)

واللہ اعلم .